سوال

(203) حدیث نماز تسبیح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز تسبیح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے یا یہ بدعت اور ناجائز ہے؟ کیا اس کے بارے میں احادیث ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز تسبیح کے بارے میں ایک بہت ہی ضعیف حدیث وارد ہے، جسے معتبر علما میں سے کسی ایک نے بھی صحیح قرار نہیں دیا۔ ائمہ ثلاثہ کے ہاں بھی یہ نماز معروف نہیں ہے اور نہ انہوں نے اس کے بارے میں کوئی (صحیح حدیث) سنی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس کے بارے میں یہ حدیث ثابت نہیں ہے لہٰذا اس کے مطابق عمل نہیں ہونا چاہیے۔ (۱)

---

(۱) شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ علیہ کا یہ فتویٰ محل نظر ہے۔ کیونکہ نماز تسبیح کی فضیلت حسن درجے کی روایت سے ثابت ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ نماز تسبیح کی بابت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تین سندوں سے روایت مروی ہے، مگر تینوں سندوں میں سے سب سے اچھی سند عکرمہ والی ہے۔ اس حدیث کو ابوداود نے (حدیث: 1297) میں، ابن ماجہ نے (حدیث: 1216) میں، امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے جزالقراۃ (حدیث: 245) میں عکرمہ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے متعدد شواہد بھی ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے دس صحابہ سے اس کے موصول طرق اور متعدد تابعین سے مرسل طرق ملے ہیں۔

اس کے بعد ان طرق کی طرف اشارہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ کثرت طرق کی بنا پر حسن درجے کی ہے۔ نیز محقق عصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ علیہ اور محقق عصر الشیخ زبیر علی زئی نے بھی اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: اجوبۃ الحافظ عن احادیث المصابیح فی آخر المشکاۃ بتحقیق الالبانی: 3/1782،1780۔

لہٰذا اس حدیث کو شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ علیہ کے سو یا عدم علم کی وجہ سے ضعیف قرار نہیں دیا جا سکتا اور نہ شیخ موصوف کے اس فتوے پر عمل ہی کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے بالکل برعکس اس حدیث پر عمل کرنا مستحب، مسنون اور ماجور عمل ہوگا۔ ان شاء اللہ البتہ یہ ضرور یاد رہے کہ ہمارے ہاں نماز تسبیح کی بابت جو افراط و تفریط لوگوں میں پایا جاتا ہے وہ قطعاً غیر شرعی بلکہ ایک بدعی عمل ہے یعنی اس نماز تسبیح کا باجماعت اہتمام کرنا، اشتہارات اور اعلانات کے ذریعے سے اس کی تشہیر کرنا اور لوگوں کو اس کی ادائیگی کی خصوصی دعوت دینا، پھر

نصف شب کے وقت یا اس کے قریب قریب مسجد کی بتیاں وغیرہ بجھا کر باجماعت ''پر تکلف خشوع اور رقت'' اپنے اوپر طاری کرنا اور بلند آواز سے گڑگڑانا، بالخصوص رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی انمول راتیں اور قیمتی دن اس طرح کے خودساختہ طریقوں میں ضائع کرنا یہ سب کچھ غیر شرعی اور من گھڑت انداز عبادت ہے لہٰذا ان تمام خرافات سے بچتے ہوئے، انفرادی طور پر سال بھر کے تمام شب و روز میں جب بھی اللہ تعالیٰ توفیق دیں اس اہم ترین نفلی اور مستحب عبادت کو بجالایا جائے اور جس حد تک ممکن ہو اس کو سال بھر جاری رکھا جائے کیونکہ حدیث شریف سے یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص154

محدث فتویٰ